بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم بدھ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۱۰ صفر ۱۳۹۱ھ، ۷ شہادت ۱۳۵۰ ہش، ۷ اپریل ۱۹۷۱ء | نمبر ۷۸

25

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

"ریڑھ کی ہڈی کی چوٹ بالکل ٹھیک ہو گئی ہے، الحمد للہ"

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۶ شہادت۔ کل لاہور سے مکرم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سرجن حضور کو دیکھنے آئے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے اچھی طرح معائنہ کیا۔ ان کی رائے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ریڑھ کی ہڈی کی چوٹ بالکل ٹھیک ہو گئی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ حضور کی طبیعت کل اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے بہت سوز اور درد و الحاح سے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ شہادت حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت آج صبح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۵ شہادت حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بفضل اللہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے البتہ کبھی کبھی سر میں ہلکا درد شروع ہو جاتا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے آمین۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تمام انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی اصل اور بنیادی غرض ایک ہی تھی

لوگ گناہوں سے نجات پاکر اور ہر قسم کی بدیوں سے بکلی نفرت کر کے خدا ہی کے لئے ہو جاویں

"تمام انبیاء علیہم السلام جو دنیا میں آئے ہیں۔ اگرچہ انہوں نے جو احکام دنیا کو سنائے وہ مبسوط اور مطول تھے اور بہت کچھ جزئیات بھی بیان کر دیں۔ اور تمام امور جو توحید، تہذیب معاملات اور معاد کے متعلق ہوتے ہیں غرض جس قدر امور انسان کو چاہئیں۔ ان سب کے متعلق وہ ہر قسم کی ہدایتیں اور تعلیمیں لوگوں کو دیا کرتے تھے۔ باوجود ان ساری جزئی تعلیموں اور ہدایتوں کے ہر ایک نبی کی اصل غرض اور مقصد یہ رہا ہے کہ لوگ گناہوں سے نجات پاکر اور ہر قسم کی بدیوں اور بدکاریوں سے بکلی نفرت کر کے خدا ہی کے لئے ہو جاویں۔ انسانی پیدائش کی اصل غرض اور مقصد بھی یہی ہے کہ وہ خدا کے لئے ہو جائے اس لئے انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض اسی مقصد کی طرف انسان کو رہبری کرنا ہوتا ہے تاکہ وہ اپنی گم گشتہ متاع اور مقصد کو پھر حاصل کر لے۔ گناہ اگرچہ بہت ہیں اور ان کے بہت سے شعبے اور شاخیں ہیں۔ یہاں تک کہ ہر ادنیٰ قسم کی غفلت بھی گناہ میں داخل ہے۔ لیکن عظیم الشان گناہ جو اس مقصد عظیم کے بالمقابل انسان کو اصل مقصد سے ہٹانے کیلئے پڑا ہوا ہے وہ شرک ہے۔ انسان کی پیدائش کی اصل غرض اور مقصد یہ ہے کہ وہ خدا ہی کے لئے ہو جائے۔ اور گناہ اور اس کے محرکات سے دور رہے اس لئے کہ جوں جوں بدقسمت انسان اس میں مبتلا ہوتا ہے۔ اسی قدر اپنے اصل مدعا سے دور ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ آخر گرتے گرتے ایسی سفلی جگہ پر جا پڑتا ہے جو مصائب اور مشکلات اور ہر قسم کی تکلیفوں اور دکھوں کا گھر ہے جس کو جہنم بھی کہتے ہیں۔ ... دیکھو انسان کا اگر کوئی عضو اپنی اصلی جگہ سے ہٹا دیا جائے تو کس قدر درد اور کرب پیدا ہوتا ہے گناہ یہی ہوتا ہے کہ انسان اس مقصد سے جو اس کی پیدائش سے رکھا گیا ہے دور ہٹ جاوے۔ پس اپنے محل سے ہٹنے میں صاف درد کا ہونا ضروری ہے تو شرک ایسی چیز ہے کہ جو انسان کو اس کے اصل مقصد سے ہٹا کر جہنم کا وارث بنا دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۷۸-۷۹)

"نصرت تبشیر سکیم" کے تحت گھانا میں دس نئی جماعتوں کا قیام

یہ نئی جماعتیں ایک ہزار پچاس بالغ افراد پر مشتمل ہیں

گھانا سے مکرم بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ انچارج نے یہ خوشکن اطلاع بھجوائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نصرت "تبشیر سکیم" کے ماتحت گھانا میں دس نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے یہ دس نئی جماعتیں ایک ہزار پچاس بالغ افراد پر مشتمل ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مغربی افریقہ کے ممالک میں اسلام کے غلبہ کے دن قریب سے قریب تر لے آوے۔ آمین۔

پرائیویٹ سیکرٹری

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

احادیث النبیؐ

تقویٰ وطہارت اور شبہات سے اجتناب

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مسلم)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ اللہ تعالیٰ اس انسان سے محبت کرتا ہے جو پرہیزگار ہو۔ بے نیاز ہو۔ گمنامی اور گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنے والا ہو۔

عَنْ نَافِعِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ قِیْلَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ مَنْ اٰلُ مُحَمَّدٍ قَالَ کُلُّ تَقِیٍّ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا آل محمد سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا۔ ہر پرہیزگار میری آل ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِتَّقِ اللّٰہَ حَیْثُمَا کُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ (ترمذی)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں کہیں تم ہو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اگر کوئی برا کام کر بیٹھو تو اس کے بعد نیک کام کرنے کی کوشش کرو۔ یہ نیکی اس بدی کو مٹا دیگی اور لوگوں سے خوش اخلاقی اور حسن سلوک سے پیش آؤ۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَوْصِنِیْ فَقَالَ عَلَیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ فَاِنَّهٗ جِمَاعُ کُلِّ خَیْرٍ وَعَلَیْکَ بِالْجِهَادِ فَاِنَّهٗ رَهْبَانِیَّةُ الْمُسْلِمِ وَعَلَیْکَ بِذِکْرِ اللّٰہِ فَاِنَّهٗ نُوْرٌ لَکَ (بخاری)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی وصیت کیجئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ بھلائیوں کی یہ بنیاد ہے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرو کیونکہ یہ مسلمان کی رہبانیت ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو کیونکہ یہ تیرے لئے نور ہے۔

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً بَلِیْغَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُیُوْنُ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَاَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا قَالَ: اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ تَاَمَّرَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ، وَاِنَّهٗ مَنْ یَّعِشْ مِنْکُمْ فَسَیَرٰی اخْتِلَافًا کَثِیْرًا فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ عَضُّوْا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

ابوداؤد

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا اثر انگیز وعظ فرمایا ہے جس سے ہمارے دل ڈر گئے۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ہم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول یہ تو آخری وعظ لگتا ہے آپ ہمیں کچھ وصیت کیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ میں تم کو اللہ تعالیٰ کے تقویٰ اور اطاعت اور فرمانبرداری کی وصیت کرتا ہوں خواہ تمہارا امیر کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ مقرر ہو جو تم میں سے زندہ رہے گا وہ بڑے بڑے اختلاف دیکھیگا تمہیں میری اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کی پیروی کرنی چاہیے اسے مضبوطی سے پکڑے رکھنا۔ دین میں نئی نئی باتیں پیدا کرنے سے بچتے رہنا کیونکہ دین میں کوئی نئی بات گھڑنا گمراہی کی طرف لے جاتا ہے۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّ الْحَلَالَ بَیِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَیِّنٌ وَبَیْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا یَعْلَمُهُنَّ کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَاَ لِدِیْنِهٖ وَعِرْضِهٖ، وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِی الْحَرَامِ، کَالرَّاعِیْ یَرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِکُ اَنْ یَّرْتَعَ فِیْهِ، اَلَا وَاِنَّ لِکُلِّ مَلِکٍ حِمًی، اَلَا وَاِنَّ حِمَی اللّٰہِ مَحَارِمُهٗ، اَلَا وَاِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّهٗ، وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّهٗ اَلَا وَهِیَ الْقَلْبُ (مسلم)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حرام وحلال واضح ہیں ان کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے پس جو ان مشتبہ امور سے بچتے ہیں انہوں نے اپنے دین کو اور اپنی آبرو کو محفوظ کر لیا اور جو شخص شبہات میں پڑ گیا بہت ممکن ہے کہ وہ حرام میں جا پھنسے یا کسی جرم کا ارتکاب کر بیٹھے ایسے شخص کی مثال اس چرواہے کی سی ہے جو ممنوعہ کے قریب اپنے جانور چراتا ہے بالکل ممکن ہے کہ اسکے جانور اس علاقہ میں گھس جائیں دیکھو ہر بادشاہ کا ایک محفوظ علاقہ ہوتا ہے جہاں کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا محفوظ علاقہ اس کے محارم ہیں اور سنو انسان کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے۔ جب تک وہ ٹھیک رہے سارا جسم ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے اور سنو۔ یہ گوشت کا ٹکڑا انسان کا دل ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرو اور ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرو

تقویٰ کسی ایک عمل صالح کا نام نہیں بلکہ تمام نیک اعمال و قول کی کیفیت کا نام تقویٰ ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم مارچ سنہ ۱۹۶۸ء

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

قرآن کریم میں جس قدر

تقویٰ اختیار کرنے پر

زور دیا گیا ہے اتنا کسی اور حکم کے متعلق نہیں دیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تقویٰ کسی ایک نیک بات یا پاک اعتقاد یا صالح عمل کا نام نہیں بلکہ تمام اعمال کی کیفیت کا نام ہے، تمام نیک اقوال کی کیفیت کا نام ہے، تمام پاکیزہ اعتقادات جو رکھے جاتے ہیں ان کی کیفیت کا نام ہے۔ اس کا تعلق ہر قول اور ہر اعتقاد اور ہر فعل کے ساتھ ہے جو صالح ہو، نیک اور پاک ہو۔ شروع میں اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ میں ہمیں بڑے زور کے ساتھ اس طرف متوجہ کیا۔ یہ بیان کرنے کے بعد کہ الکتاب تم پر نازل کی جا رہی ہے جس کے اندر کوئی ریب راہ نہیں پا سکتا۔

ایک کامل اور مکمل ہدایت نامہ

جس کے بغیر ہم حقیقی معنی میں نہ دنیوی ارتقائی منازل طے کر سکتے ہیں نہ روحانی بلندیوں تک پہنچ سکتے ہیں وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا جا رہا ہے اَلْکِتَابُ اور لَا رَیْبَ فِیْہِ اس کی صفات ہیں لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ایک ہدایت نامہ ایک نہایت ہی حسین تعلیم ایک ایسی شریعت جو زمین کی پستیوں سے اٹھا کر آسمانوں کی بلندیوں تک پہنچانے والی ہے تمہارے ہاتھ میں دی جا رہی ہے۔ لیکن یہ نہ بھولنا کہ یہ شریعت صرف ان لوگوں کو کامیابی تک پہنچانے والی ہے جو مضبوطی کے ساتھ تقویٰ کو اختیار کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص بڑی نمازیں پڑھنے والا ہو، اگر کوئی شخص بظاہر اپنے مال کو مستحقین میں بڑا ہی خرچ کرنے والا ہو، اگر کسی شخص کی زبان نہایت ہی میٹھی ہو، اگر کوئی بظاہر انتہائی ہمدردی اور خیر خواہی کرنے والا ہو لیکن اگر اس کے یہ اعمال تقویٰ کی بنیادوں پر قائم نہیں کئے جاتے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور قبول نہیں ہو سکتے اس لئے باوجود اس کے کہ مکمل ہدایت نامہ ہے پوری طرح اس پر عمل کر کے بھی اگر تقویٰ سے خالی ہو کامیابی کو تم نہیں پا سکتے کامیابی کو وہی پائیں گے جو تقویٰ کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے اسلامی احکام کی پابندی کریں گے۔

دوسری جگہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ

جو شخص تقویٰ کی باریک راہوں کو اختیار کرے گا

اس کے اعمال قبولیت کا درجہ حاصل کریں گے ورنہ وہ رَدّ کر دیئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان پر کسی ثواب کا فیصلہ نہیں کرے گا تو ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ وہی لوگ اس ہدایت سے فائدہ اٹھائیں گے اور اٹھانے والے ہوں گے جو اتقار کی صفت میں استحکام اختیار کریں گے جن کا تقویٰ بڑی مضبوط بنیادوں کے اُوپر قائم ہو گا ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو قبول نہیں کرے گا۔ تقویٰ بھی جیسا کہ ہر دوسری چیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی حاصل ہو سکتا ہے جیسا کہ سورۂ فتح میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَلْزَمَھُمْ کَلِمَۃَ التَّقْوٰی کہ تقویٰ کے طریق پر ان کے قدم کو خود اس نے مضبوط کر دیا ہے۔ انسان اپنی کوشش سے اور اپنی جدوجہد سے تقویٰ کی راہوں پر مضبوطی سے قدم نہیں مار سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقویٰ کے یہ معنی کئے ہیں۔ آپ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۱-۵۲ میں فرماتے ہیں:۔

"اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہو جائے۔"

قرآن کریم نے تقویٰ کے اس معنی کو مختلف مقامات پر بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلٰکِنَّ اللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیْکُمُ

الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ۔ (حجرات آیت ۸) یہاں بھی

تقویٰ کے معنی

ایک نہایت حسین پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے اپنے فضل سے ایمان کی محبّت تمہارے دلوں میں پیدا کی وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ اور تمہارے دلوں کو اس نے اپنے فضل سے اس حقیقت تک پہنچا دیا کہ حقیقی روحانی خوبصورتی تقویٰ کے بغیر ممکن نہیں اور نہ روحانی بدصورتی سے تقوےٰ کے بغیر بچا جا سکتا ہے

تو ایک طرف تقویٰ ہر حکم الٰہی کی بجا آوری میں بشاشت پیدا کرتا ہے اور دوسری طرف ہر اس چیز سے نفرت پیدا کرتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے باہر نکالنے والی اور اس کی ناراضگی کو مول لینے والی ہو۔ یہاں تقوےٰ کے متعلق ہی ایک لطیف مضمون بیان ہُوا ہے جس کی تفصیل میں تو میں اس وقت نہیں جاؤں گا بہرحال یہ اشارہ کافی ہے۔ اسی وجہ سے سورۃ "بقرہ" کے شروع میں ہی فرمایا تھا هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ اور سورۃ بقرہ میں ایک دوسری جگہ آگے جا کے آیت ۱۹۰ میں یہ فرمایا وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔ کامل نیک وہ ہے جو تقوےٰ کی تمام راہوں کو اختیار کرتا ہے۔ یہاں اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا کہ اَلْبِرّ کامل نیک وہ شخص نہیں جو اپنے اوقات کو نمازوں میں زیادہ خرچ کرتا ہے یا اپنے اموال کو خدا کی مخلوق کی محبّت میں اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے خرچ کرتا ہے یا حج کرتا ہے یا رمضان کے روزے رکھتا ہے۔ بلکہ کامل نیک وہ ہے جو تقویٰ کی راہوں کا خیال رکھتا ہے۔ جو شخص تقوےٰ کی راہوں کا خیال رکھتا ہے باقی اعمال صالحہ یا اقوالِ پاکیزہ جو ہیں وہ اسی طرح اس سے نکلتے ہیں جس طرح ایک جڑ سے کسی درخت کی شاخیں نکلتی ہیں جس کی مثال دی گئی ہے تقوےٰ کے سلسلہ میں ہی اور اس کے متعلق آگے جا کر میں کچھ بیان کروں گا

پس یہاں اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ

کامل نیک (اَلْبِرّ) وہ ہے

جو تقوےٰ کی تمام راہوں پر گامزن ہے۔ اور فرمایا وَاتَّقُوا اللَّهَ کہ بنیادی حکم تمہیں یہ دیا جاتا ہے کہ تم اللہ کا تقوےٰ اختیار کرو اگر تم تقوےٰ اختیار کرو گے تو تمام نیکیاں بھی بجا لاؤ گے۔ اور تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ ایسی کامیابی کہ جس کی نظیر دُنیا میں نہیں تقوےٰ کے بغیر تم نہیں پا سکتے۔

حقیقت یہی ہے کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایّام الصلح میں فرمایا ہے" تقوےٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے۔" اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا ہے کہ جب تک انسان تقوےٰ کی راہوں کو اختیار نہ کرے روح کے ان خواص اور قویٰ کی پرورش کا سامان اس کو قرآن شریف سے نہیں مل سکتا جس کو پا کر روح میں ایک لذّت اور تسلّی پیدا ہوتی ہے یہ بھی وہی مضمون ہے جو هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ میں بیان کیا گیا ہے کہ تقوےٰ کے بغیر روح کے ان خواص اور قویٰ کی پرورش کا سامان اس کو قرآن شریف سے نہیں مل سکتا حالانکہ قرآن کریم تو وہاں موجود ہے جس کو پا کر روح میں ایک لذّت اور تسلّی پیدا ہوتی ہے۔

اس مضمون کو کہ تقویٰ کا تعلق تمام ہی نیکیوں سے ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف پیرایوں میں بیان کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ" تقوےٰ ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے۔" (ایام الصلح) تقوےٰ ایک ایسا قلعہ ہے کہ جب اس کے اندر نیک اقوال اور صالح اعمال داخل ہو جائیں تو وہ شیطان کے ہر حملہ سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی عمل بظاہر کتنا ہی پاکیزہ اور صالح کیوں نظر نہ آتا ہو اگر وہ اس قلعہ میں داخل نہیں تو شیطان کی زد میں ہے، کسی وقت وہ اس پر کامیاب حملہ کر سکتا ہے کیونکہ اگر تقوےٰ نہیں تو کبر پیدا ہو سکتا ہے۔ ریاء پیدا ہو سکتا ہے، عجب پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر تقویٰ ہے تو ان میں سے کوئی بدی پیدا نہیں ہو سکتی یعنی شیطان کامیاب وار نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالےٰ نے ایک جگہ قرآن کریم میں یہ مضمون بیان فرمایا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ابھی جو فقرہ میں نے پڑھا ہے وہ معنوی لحاظ سے اسی کا ترجمہ ہے۔ اللہ تعالےٰ سورہ دخان میں فرماتا ہے إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ کہ متقی یقیناً ایک امن والے اور محفوظ مقام میں ہیں، تو یہی وہ حصن حصین ہے۔ یہی 'امین' کے معنے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئے ہیں کہ محفوظ اور امن میں وہی ہے جو تقویٰ پر مضبوطی سے قائم ہوتا ہے۔ جو تقوےٰ پر قائم نہیں وہ امن میں نہیں وہ خطرہ میں ہے۔ وہ حفاظت میں نہیں خوف کی حالت میں ہے۔ اور ایسا شخص مقام امین میں نہیں ہے بلکہ اس مقام پر ہے جسے دوسرے لفظوں میں جہنّم کہا جاتا ہے۔ پس قرآن کریم نے ہی تقوےٰ کے معنوں کو بیان کرتے ہوئے معنوی لحاظ سے

حصن حصین کا تخیّل

پیش کیا ہے کہ سوائے تقویٰ کی راہوں پر چل کر کوئی شخص امن میں نہیں رہ سکتا۔ کوئی اور ذریعہ نہیں ہے اس مضبوط قلعہ میں داخل ہونے کا سوائے تقوےٰ کے دروازے کے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی مضمون کو ایک دوسری جگہ اسطرح بیان فرمایا ہے کہ ؏

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے

ہر نیکی خواہ وہ قولی ہو یا فعلی وہ تقوےٰ کی جڑ سے نکلتی ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم نے جو سینکڑوں احکام دئے ہیں جب ہم ان پر عمل کرتے ہیں اور اس رنگ میں عمل کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالےٰ کی جنّت میں داخل ہونے کا ذریعہ بنیں اور اللہ تعا کی جنّت کے درختوں کی شاخیں ہو جائیں اور ان درختوں کے لئے پانی کا کام دیں تو یہ اسی وقت ہوتا ہے جب یہ شاخیں تقویٰ کی جڑ سے نکلیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام اقوال

دراصل قرآن کریم کی تفسیر ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ تخیّل پیش کیا کہ ؏

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے

یہ قرآن کریم کی اس آیت کی تفسیر ہے أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۔ یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح ایک کلامِ پاک (یعنی قرآن کریم) کی حقیقت کو بیان کیا ہے۔ یعنی وہ ایسا (کَلِمَةً طَيِّبَةً) ہے جس کی مثال ایک پاک درخت کی طرح ہے جس کی جڑ مضبوطی کے ساتھ قائم ہوتی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ متقی بناتا اور تقویٰ کی راہوں پر ثباتِ قدم عطا کرتا ہے اور اس طرح اس کی جڑ مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جاتی ہے۔ پھر اُس سے شاخیں پھوٹتی ہیں جو اعتقاداتِ صحیحہ ہیں یعنی انسان کے اعتقادات شاخوں کی شکل اختیار کرتے ہیں (تمثیلی زبان میں) جو اوامر و نواہی پر مشتمل ہے اور یہ وہ درخت ہے جس کی ہر شاخ آسمان پر جانے والی ہے اعمالِ صالحہ کے پانی سے پرورش پانے کی وجہ سے۔ یعنی کوئی بدی والا حصّہ اس کے اندر نہیں۔ ہر شاخ جو ہے وہ صحت مند اور نشو و نما پانے والی ہے اور آسمانوں تک پہنچتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ فرمایا ہے کہ

جب تقویٰ کی جڑ مضبوط ہو

اور اس جڑ سے نیکی کی اور پاکیزگی کی اور صلاح کی شاخیں نکلیں تو وہ شاخیں نہ صرف یہ کہ خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرتی ہیں اور روحانی بلندیوں تک پہنچتی ہیں بلکہ اس دُنیا میں بھی (اخروی زندگی میں تو ہوگا ہی) ان شاخوں کو تازہ بتازہ پھل لگتا رہتا ہے جس سے انسان فائدہ حاصل کرتا ہے۔ یعنی اُس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضاء انسان کو حاصل ہو جاتی ہے اور روح کو ہر لحظہ ایک لذّت اور سرور حاصل ہوتا رہتا ہے ان پھلوں کے کھانے سے جن کا کھانا روحانی طور پر ہے لیکن جب تک وہ پھل نہ ملیں وہ خوشحالی حاصل نہیں ہو سکتی ؛ وہ لذّت اور سرور حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ پھل لگ نہیں سکتے جب تک اعتقادات جو ہیں وہ صحیح نہ ہوں اور اعمالِ صالحہ ان کو سیراب نہ کریں اور تقویٰ کی جڑ سے نکل کے آسمانوں تک نہ پہنچیں۔ اسی صورت میں اللہ تعالیٰ انہیں قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ہمارے کسی فعل کو قبول کر لینا ہی اس کا پھل ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں انسان کو اس کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

پس

ہر ایک نیکی کی جڑ

یہ اتقاء ہے جو شخص تقویٰ کی جڑ تو نہیں رکھتا لیکن بظاہر ہر قسم کی نیکیاں بجا لاتا ہے اسے فائدہ ہی کیا۔ کیونکہ اس سے وہ شاخیں نہیں پھوٹ سکتیں جو خدائے رحمٰن تک پہنچتی ہیں۔ نہ وہ پھل لگ سکتے ہیں جو پھل کہ دوسری صورت میں ان شاخوں کو لگا کرتے ہیں اور روحانی سیری کا موجب بنتے ہیں۔

اس مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی تفسیر کرتے ہوئے ایک دوسری جگہ یوں بیان فرمایا ہے کہ "حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتا ہے۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام) ہر وہ پاک اعتقاد یا عملِ صالح جو نور کے ہالہ میں لپٹا ہوا نہیں وہ ردّ ہونے کے قابل ہے اور ردّ کر دیا جاتا ہے۔ لیکن جب انسان کا قول اور فعل تقویٰ کے نور کے ہالہ میں لپٹا ہوا ہو تو اللہ تعالیٰ کو وہ بڑا ہی پیارا اور محبوب ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی تشریح بھی کی ہے۔ آپ ہی کے الفاظ میں اس مضمون سے متعلق

ایک چھوٹا سا اقتباس

میں نے لیا ہے جو یہاں بیان کرتا ہوں۔ آئینہ کمالات اسلام میں ہی آپ فرماتے ہیں:۔

"اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ یعنی اے ایمان والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا (ایک فرقان تمہیں عطا کرے گا)۔ وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی راہوں میں چلو گے۔ یعنی وہ نور تمہارے افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آ جائے گا۔ تمہاری عقل میں بھی نور ہوگا اور تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہوگا اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہوگا۔ اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہوگا۔ اور جن راہوں میں تم چلو گے وہ راہ نورانی ہو جائیں گی۔ غرض جتنی تمہاری راہیں تمہارے قویٰ کی راہیں تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نور سے بھر جائیں گی اور تم سراپا نور میں ہی چلو گے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۷۶-۱۷۷)

تو اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ یہ اسی حقیقت کو بیان کرنے کے لئے فرمایا ہے کہ ہر وہ عمل جو تقویٰ کی جڑ سے نہیں نکلا، جو تقویٰ کے قلعہ میں محفوظ نہیں جو تقویٰ کے نور کے ہالہ میں روحانی زینت نہیں رکھتا وہ ردّ کر دیا جاتا ہے اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ تقویٰ عطا کرتا ہے اس کی ساری زندگی کو، اس کے سارے افعال کو، اس کے سارے اقوال کو اس کی ساری حرکات اور سکنات کو وہ نور عطا کرتا ہے۔ جس نور سے ایسا متقی غیروں سے علیحدہ ہوتا اور ایک خصوصیت اپنے اندر رکھتا ہے۔

تبلیغی و علمی مجلّہ
ماہنامہ الفرقان ربوہ
قرآنی حقائق بیان کرنے والے ماہنامہ الفرقان کی خریداری قبول فرمائیے۔ جس کے ایڈیٹر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب ہیں۔
سالانہ چندہ صرف -/۷ روپے۔ (مینیجر)

بائیوکیمک ڈاکٹری کورس بذریعہ ڈاک
سیکھیں مدت تین ماہ فیس کورس ۵-۱۲
بذریعہ وی پی تعلیم کم از کم مڈل
ناظم بائیوکیمک ہومیو ڈاکٹر ایس مجاہد حافظ آباد

الفضل میں اشتہار دینا کلیدِ کامیابی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی تقویٰ و طہارت کو کس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے

(ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اس مقصد (حقیقی تقویٰ و طہارت) کے حاصل کرنے کے واسطے اوّل ضروری ہے کہ انسان دیدہ دانستہ اپنے آپ کو گناہ کے گڑھے میں نہ ڈالے ورنہ وہ ضرور ہلاک ہوگا۔ جو شخص دیدہ دانستہ بدراہ اختیار کرتا ہے یا کنوئیں میں گرتا ہے اور زہر کھاتا ہے وہ یقیناً ہلاک ہوگا۔ ایسا شخص نہ دنیا کے نزدیک اور نہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابلِ رحم ٹھہر سکتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری اور بہت ضروری ہے خصوصاً ہماری جماعت کے لئے (جس کو اللہ تعالیٰ نمونہ کے طور پر انتخاب کرنا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ آنے والی نسلوں کیلئے ایک نمونہ ٹھہرے) کہ جہاں تک ممکن ہے بدصحبتوں اور بدعادتوں سے پرہیز کریں۔ اور اپنے آپ کو نیکی کی طرف لگائیں۔ اس مقصد کے حاصل کرنے کے واسطے جہاں تک تدبیر کا حق ہے تدبیر کرنی چاہیئے اور کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا چاہیئے

یاد رکھو تدبیر بھی ایک مخفی عبادت ہے۔ اس کو حقیر مت سمجھو۔ اسی سے وہ راہ کھل جاتی ہے جو بدیوں سے نجات پانے کی راہ ہے۔ جو لوگ بدیوں سے بچنے کی تجویز اور تدبیر نہیں کرتے ہیں وہ گویا بدیوں پر راضی ہو جاتے ہیں اور اس طرح پر خدا تعالیٰ ان سے الگ ہو جاتا ہے۔

میں سچ ... ہوں کہ جب انسان نفسِ امارہ کے پنجہ میں گرفتار ہونے کے باوجود بھی تدبیروں میں لگا ہوا ہوتا ہے تو اس کا نفس امارہ خدا تعالیٰ کے نزدیک لوامہ ہو جاتا ہے اور ایسی قابلِ قدر تبدیلی پا لیتا ہے گویا تو وہ امارہ تھا جو لعنت کے قابل تھا اور یا تدبیر اور تجویز کرنے سے وہی قابلِ لعنت امارہ نفس لوامہ ہو جاتا ہے۔ جس کو یہ شرف حاصل ہے کہ خدا تعالیٰ بھی اس کی قسم کھاتا ہے۔ یہ کوئی چھوٹا شرف نہیں ہے۔ پس حقیقی تقویٰ اور طہارت کے واسطے اوّل یہ ضروری شرط ہے کہ جہاں تک بس چلے اور ممکن ہو تدبیر کرو اور بدی سے بچنے کی کوشش کرو بدعادتوں اور بدصحبتوں کو ترک کرو۔ ان مقامات کو چھوڑ دو جو اس قسم کی ٹھوکروں کا موجب ہو سکیں۔ جس قدر دنیا میں . . . . تدبیر کی راہ کھلی ہے اس قدر کوشش کرو اور اس سے نہ تھکو نہ ہٹو۔

دوسرا طریق دعا ہے (۲)

دوسرا طریق حقیقی پاکیزگی کے حاصل کرنے اور خاتمہ بالخیر کے لئے جو خدا تعالیٰ نے سکھایا ہے وہ دعا ہے اس لئے جس قدر ہو سکے دعا کرو۔ یہ طریق بھی اعلیٰ درجہ کا مجرب اور مفید ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے خود وعدہ فرمایا ہے ادعونی استجب لکم۔ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہارے لئے قبول کروں گا۔ دعا ایک ایسی چیز ہے جس کے ساتھ مسلمانوں کو فخر کرنا چاہیئے دوسری قوموں کو دعا کی کوئی قدر نہیں اور نہ انہیں اس پاک طریق پر کوئی فخر اور ناز ہو سکتا ہے مگر یہ یاد رکھو کہ یہ دعا زبانی بک بک کا نام نہیں ہے بلکہ یہ وہ چیز ہے کہ دل خدا تعالیٰ کے خوف سے بھر جاتا ہے اور دعا کرنے والے کی روح پانی کی طرح بہہ کر آستانہ الوہیت پر گرتی ہے اور اپنی کمزوریوں اور لغزشوں کے لئے قوی اور مقتدر خدا سے طاقت اور قوت اور مغفرت چاہتی ہے اور یہ وہ حالت ہے کہ دوسرے الفاظ میں اس کو موت کہہ سکتے ہیں۔ جب یہ حالت میسر آ جاوے تو یقیناً سمجھو کہ باب اجابت اس کے لئے کھولا جاتا ہے اور خاص قوت اور فضل اور استقامت بدیوں سے بچنے اور نیکیوں پر استقلال کے لئے عطا ہوتی ہے یہ ذریعہ سب سے بڑھ کر زبردست ہے۔

دعا اور اہل زمانہ

مگر بڑی مشکل یہ ہے کہ لوگ دعا کی حقیقت اور حالت سے محض ناواقف ہیں اور اسی وجہ سے اس زمانہ میں بہت سے لوگ اس سے منکر ہو گئے ہیں کیونکہ وہ ان تاثیرات کو نہیں پاتے۔ اور منکر ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ ہونا ہے وہ تو ہونا ہی ہے۔ پھر دعا کی کیا حاجت ہے۔ مگر میں خوب جانتا ہوں کہ یہ تو نرا بہانہ ہے۔ انہیں چونکہ دعا کا تجربہ نہیں اس کی تاثیرات پر اطلاع نہیں اس لئے اس طرح کہہ دیتے ہیں۔ ورنہ اگر وہ ایسے ہی متوکل ہیں تو پھر بیمار ہو کر علاج کیوں کرتے ہیں؟ خطرناک امراض میں مبتلا ہوتے ہیں تو طبیب کی طرف دوڑے جاتے ہیں بلکہ میں سچ کہتا ہوں کہ سب سے زیادہ چارہ کرنے والے یہی ہوتے ہیں... یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ کے قضاء و قدر میں سب کچھ ہے۔ مگر کوئی یہ تو بتائے کہ خدا تعالیٰ نے وہ فہرست کس کو دی ہے جس سے معلوم ہو جاوے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ ان اسرار پر کوئی فتح نہیں پا سکتا۔ ظاہر ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص قبض سے بیمار ہے تو تم یا کسٹرائل جب اس کو دیا جاوے گا تو اسے اسہال آ جاویں گے اور قبض کھل جائے گی کیا یہ اس امر کا بین ثبوت نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ نے تاثیرات رکھی ہوئی ہیں

اسی طرح پر اور تدبیر کرنے والے ہیں۔ مثلاً زراعت کرنے والے اور یہی معالجات کرنے والے وہ خوب جانتے ہیں کہ تدابیر کی وجہ سے انہوں نے فائدہ اٹھایا ہے اور اشیاء میں مختلف اثر دیکھے ہیں۔ پھر جبکہ ان چیزوں میں تاثیرات موجود ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ دعاؤں میں جو وہ بھی مخفی اسباب اور تدابیر ہیں اثر نہ ہو؟ اثر ہیں اور ضرور ہیں لیکن تھوڑے لوگ ہیں جو ان تاثیرات سے واقف اور آشنا ہیں۔ اسلئے انکار کر بیٹھتے ہیں۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ چونکہ بہت سے لوگ دنیا میں ایسے ہیں جو اس نقطہ سے جہاں دعا اثر کرتی ہے دور رہ جاتے ہیں اور وہ تھک کر دعا چھوڑ دیتے ہیں۔ اور خود ہی یہ نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ دعاؤں میں کوئی اثر نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ تو ان کی اپنی غلطی اور کمزوری ہے۔ جب تک کافی وزن نہ ہو خواہ زہر ہو یا تریاق اس کا اثر نہیں ہوتا کسی کو بھوک لگی ہوئی ہو اور وہ چاہے کہ ایک دانہ سے پیٹ بھر لے یا تولہ بھر غذا کھالے تو کیا ہو سکتا ہے کہ وہ سیر ہو جائے کبھی نہیں۔ اسی طرح جس کو پیاس لگی ہوئی ہے ایک قطرہ پانی سے اس کی پیاس کب بجھ سکتی ہے بلکہ سیر ہونے کے لئے چاہیئے کہ وہ کافی غذا کھاوے اور پیاس بجھانے کے واسطے لازم ہے کہ کافی پانی پیوے تب جا کر اس کی تسلی ہو سکتی ہے۔

اسی طرح پر دعا کرتے وقت بے دلی اور گھبراہٹ سے کام نہیں لینا چاہیئے اور جلدی ہی تھک کر نہیں بیٹھنا چاہیئے بلکہ اس وقت تک ہٹنا نہیں چاہیئے جب تک دعا اپنا پورا اثر نہ دکھائے۔ جو لوگ تھک جاتے اور گھبرا جاتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں کیونکہ یہ محروم رہ جانے کی نشانی ہے۔ میرے نزدیک دعا بہت عمدہ چیز ہے اور میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں خیالی بات نہیں جو مشکل کسی تدبیر سے حل نہ ہوتی ہو اللہ تعالیٰ دعا کے ذریعہ اسے آسان کر دیتا ہے میں سچ کہتا ہوں کہ دعا بڑی زبردست اثر والی چیز ہے۔ بیماری سے شفا اس کے ذریعہ ملتی ہے دنیا کی تنگیاں مشکلات اس سے دور ہوتی ہیں۔ دشمنوں کے منصوبے سے یہ بچا لیتی ہے اور وہ کیا چیز ہے جو دعا سے حاصل نہیں ہوتی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان کو پاک یہ کرتی ہے اور خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان یہ بخشتی ہے۔ گناہ سے نجات دیتی ہے نیکیوں پر استقامت اس کے ذریعہ سے آتی ہے۔ بڑا ہی خوش قسمت وہ شخص ہے جس کو دعا پر ایمان ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کو دیکھتا ہے اور خدا تعالیٰ کو دیکھ کر ایمان لاتا ہے کہ وہ قادر کریم خدا ہے۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۵۹ تا ۲۶۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ متقی کا متکفّل ہو جاتا ہے

(خطبہ نکاح فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ)

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ۔

یہ ایک آیت شریف ہے۔ جس سے ایک سورہ کی ابتداء ہوتی ہے۔ اور ایسے خطبوں کے وقت اس کا پڑھا جانا مسلمانوں میں مروج ہے وہ اس آیت کو ضرور پڑھتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ ساری سورۃ کی طرف گویا متوجہ کیا گیا ہے جس میں

میاں بیوی کے متعلق حقوق

کو بیان کیا گیا ہے اور تفاول کے طور پر اس کی ابتداء کو پڑھتے ہیں تاکہ سعادتمند لوگ۔ یہ تعلقات پیدا کرنے سے پہلے اور بعد ان امور پر نگاہ کر لیا کریں۔ جو اس سورۃ میں بیان ہوئے ہیں۔

وہ تعلق جو میاں بیوی میں پیدا ہوتا ہے۔ بظاہر وہ ایک آن کی بات ہوتی ہے۔ ایک شخص کہتا ہے کہ میں نے اپنی لڑکی دی اور دوسرا کہتا ہے کہ میں نے لی بظاہر یہ ایک سیکنڈ کی بات ہے۔ مگر اس ایک بات سے ساری عمر کے لئے تعلقات کو وابستہ کیا جاتا ہے۔ اور عظیم الشان ذمہ داریوں اور جوابدہیوں کا جؤا میاں بیوی کی گردن پر رکھا جاتا ہے۔ اس لئے اس سورۃ کو یٰاَیُّھَا النَّاسُ سے شروع کیا ہے کوئی اس میں مخصوص نہیں

ساری مخلوق کو مخاطب کیا ہے

مومن۔ مقرب۔ مخلص۔ اصحاب الیمین۔ غرض کوئی ہو۔ کسی کو الگ نہیں کیا۔ بلکہ یٰاَیُّھَا النَّاسُ فرمایا۔ الناس جو انس سے تعلق رکھتا ہے وہ انسان ہے۔ انسان جب انس سے تعلق رکھتا ہے تو اس انسوں کا سرچشمہ میاں بیوی کا تعلق اور نکاح کا انس ہے۔ اس کے ساتھ اگر ایک جنبی لڑکی پر فرائض کا بوجھ رکھا گیا ہے۔ اس لئے اس تعلق میں نہایت نازک تعلق میں جو بہت سی نئی ذمہ داریوں اور فرائض کو پیدا کرتا ہے۔ کامل انس کی ضرورت ہے۔ جس کے بغیر اس بوجھ کا اٹھانا نہایت ہی ناگوار اور تلخ ہو جاتا ہے۔ لیکن جب وہ کامل انس ہو۔ تو رحمت اور فضل الہٰی کے شامل حال ہو سکتے ہیں۔ اور ہوتے ہیں۔ غرض اس تعلق کی ابتداء انس سے ہونی چاہیئے تاکہ دو اجنبی وجود متحد فی الارادت ہو جائیں۔ اسلئے یٰاَیُّھَا النَّاسُ کہکر اس کو شروع فرمایا اور دوسری آیت یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ سے شروع ہوتی ہے۔

لوگو۔ تقوے اختیار کرو

تقویٰ عظیم الشان نعمت اور فضل ہے جسے ملے۔ انسان اپنی ضروریات زندگی میں کیسا مضطرب اور بے قرار ہوتا ہے۔ خصوصاً رزق کے معاملہ میں۔ لیکن متقی ایسی جگہ سے رزق پاتا ہے کہ کسی کو تو کیا معلوم ہوتا ہے۔ خود اس کے بھی وہم گمان میں نہیں ہوتا یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ۔ پھر انسان بسا اوقات بہت قسم کی تنگیوں میں مبتلا ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ متقی کو ہر تنگی سے نجات دیتا ہے جیسے مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا۔ انسان کی سعادت اور نجات کا انحصار علوم الٰہیہ پر ہے۔ کیونکہ جب تک کتاب اللہ کا علم ہی نہ ہو وہ نیکی اور بدی اور احکام رب العالمین سے آگاہی اور اطلاع کیونکر پا سکتا ہے مگر تقوے ایک ایسی کلید ہے کہ کتاب اللہ کے علوم کے دروازے اسی پر کھلتے ہیں۔ اور خود اللہ تعالیٰ متقی کا معلّم ہو جاتا ہے۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ۔ انسان اپنے دشمنوں سے کس قدر حیران ہوتا اور ان سے گھبراتا ہے۔ لیکن متقی کو کیا خوف؟ اس کے دشمن ہلاک ہو جاتے ہیں۔

اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا۔ اللہ تعالیٰ سے دوری اور بعد ساری نامرادیوں کی جڑ اور ناکامیوں کی اصل ہے۔ مگر متقی کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ تقویٰ کے باعث اللہ تعالیٰ متقی کے لئے متکفل ہو جاتا ہے۔ اور اس سے ولایت ملتی ہے وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ۔ پھر تقویٰ ایسی چیز ہے کہ عامل کو قبولیت کے لائق بنا دیتا ہے۔ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ بلکہ اس کے ہر فعل میں قبولیت ہوتی ہے

غرض تقویٰ جیسی چیز کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور تقویٰ نام ہے اعتقادات صحیحہ۔ اقوال صادقہ۔ اعمال صالحہ۔ علوم حقہ۔ اخلاق فاضلہ۔ ہمت بلند شجاعت۔ استقلال۔ عفت۔ حلم۔ قناعت۔ صبر کا۔ حسن ظن باللہ تواضع۔ صادقوں کے ساتھ ہونے کا۔

پس یہ تقویٰ اپنے رب کا اختیار کرو

رَبَّکُمْ میں بتایا ہے کہ وہ تمہیں کمالات بخشنے والا ہے۔ ادنیٰ حالت سے اعلیٰ حالت تک پہنچانے والا ہے۔ اس کے متقی بنو۔

مخلوق کی نظر کا متقی نہیں۔ اگر انسان مخلوق کی نظر میں متقی بنتا ہے۔ لیکن آسمان پر اس کا نام متقی نہیں۔ تو یاد رکھو۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا فتویٰ ہے مَا ھُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ۔ ایک غلط خیال عام لوگوں میں پھیلا ہوا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کو بھی دور کردوں۔ اور وہ یہ ہے کہ لوگوں نے سمجھ رکھا ہے۔ کہ دین پر عمل درآمد کرنا انسان کی مقدرت سے باہر ہے۔ اور یہ شریعت گویا کہنے کی ہے کہ نیکی نہیں اس پر عمل نہیں ہو سکتا۔ یہ بدی عام پھیلی ہوئی ہے اور اس نے بہت حصہ مخلوق کا تباہ کیا ہے۔ دراصل اس قسم کے حیلے شریر دل نے اپنی بدیوں کو چھپانے کے لئے تراشے ہوتے ہیں۔ مگر میں یقیناً کہتا ہوں کہ یہ بدی اور بدخیالی اللہ تعالیٰ پر سوء ظن سے پیدا ہوتی ہے کہ انسان کہلائے اور کہے کہ شریعت پر پابندی نہیں کر سکتے۔ اور فرائض اور سنن ادا نہیں ہو سکتے۔ یہ بڑی بدقسمتی ہے۔

پھر فرمایا۔ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ اللہ تعالیٰ نے تم کو ایک جی سے بنایا۔ اور اسی جنس سے تمہاری بیوی بنائی۔ اور پھر دونوں سے بہت مرد اور عورتیں پیدا کیں۔ قرآن شریف سے عمدہ اور نیک اولاد کا پیدا ہونا اللہ تعالیٰ کی رضا کا منطوق معلوم ہوتا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کی دُعا کو دیکھو کہ خدا نے اسے کیسا برومند کیا۔ جس میں صدہا نبی اور رسول آئے حتیٰ کہ خاتم الرسل بھی اسی میں ہوئے۔ مگر یہ طیب اور مبارک اولاد کس طرح سے حاصل ہو؟ اس کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ تقویٰ ہے۔ تقویٰ کے حصول کا یہ ذریعہ ہے کہ انسان اپنے عقائد اور اعمال کا محاسبہ کرے اور اس امر کو ہمیشہ مدنظر رکھے۔ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا۔ جب تم یاد رکھو گے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے حال کا نگران ہے تو ہر قسم کی بے حیائی اور بدکاری کی راہ جو تقویٰ سے دور پھینک دیتی ہے بچ سکو گے۔ دیکھو کسی عظیم الشان انسان کے سامنے انسان بدی کے ارتکاب کا حوصلہ نہیں کر سکتا۔ ہر ایک بدی کرنے والا اپنی اس بدی کو مخفی رکھنا چاہتا ہے۔ پھر جب خدا تعالیٰ کو رقیب اور بصیر مانے گا اور اس پر سچا ایمان لائے گا۔ تو ایسے ارتکاب سے بچ جائے گا۔ غرض تقویٰ ایسی نعمت ہے۔ کہ متقی ذریت طیبہ بھی پا لیتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

تاریخ اسلام

گلہائے رنگا رنگ

فتح مکہ اور غزوہ حنین

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک مقصد مکہ کو جو دنیا میں سب سے پہلا ادارہ توحید کا مرکز تھا بتوں کی آلائش سے پاک کرنا تھا۔ لیکن قریش کی دشمنی اور عرب قبائل کی مخالفت نے اب تک اس کا موقعہ نہ دیا تھا۔ صلح حدیبیہ کی بدولت ہجرت کے بعد ایک دفعہ مسلمان یادگار ابراہیم کو دیکھ آئے تھے لیکن قریش زیادہ دیر تک اس صلح کے معاہدہ پر قائم نہ رہ سکے صلح حدیبیہ کی شرائط کے مطابق قبیلہ بنی خزاعہ مسلمانوں کا حلیف بن چکا تھا اور اس کے حریف بنی بکر قریش کے حلیف تھے۔ لیکن شرائط صلح کے مطابق فریقین میں سے کسی کو دوسرے کے حلیف پر ہاتھ اٹھانے کا حق نہیں تھا اس کے باوجود بنی بکر اور ان کی حمایت میں قریش نے عین حرم میں بنی خزاعہ کو قتل کیا۔ وہ فریاد لے کر نبی کریمؐ کے پاس پہنچے۔ آپ نے قریش کے پاس قاصد بھیجا کہ مقتولین کا خون بہا ادا کریں یا بنی بکر کی امداد کرنا چھوڑ دیں ورنہ اعلان کر دیں کہ حدیبیہ کا معاہدہ ختم ہو گیا۔

یہ شرطیں سن کر قریش کی طرف سے قرظہ بن عمر نے کہا کہ ہم کو تیسری شرط منظور ہے لیکن آنحضرت کے قاصد کے لوٹ جانے کے بعد قریش کو ندامت محسوس ہوئی انہوں نے فوراً ابوسفیان کو تجدید معاہدہ کے لئے مدینہ دوڑایا لیکن مشرکین مکہ کے معاہدہ کی خلاف ورزی پر نبی کریمؐ کا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا تھا دوسرے بھی مکہ کو بتوں سے پاک کرنا آپ کا اولین فرض تھا اس لئے آپ نے معاہدہ کی تجدید سے انکار کر دیا ابوسفیان نے مایوس ہو کر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی سفارش چاہی مگر ہر دو نے انکار کر دیا۔

ابوسفیان کے لوٹ جانے کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر کی تیاری شروع کر دی اور رمضان ۸ھ / ۶۲۹ء میں دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ مکہ کی طرف کوچ فرمایا راستہ میں آپ کے حلیف قبائل ملتے گئے مکہ سے ایک منزل کے فاصلے پر پہنچ کر مسلمانوں نے پڑاؤ ڈال دیا قریش کو آنحضرت کی روانگی کی خبر مل چکی تھی انہوں نے اس خبر کی تصدیق کے لئے ابوسفیان حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء کو بھیجا یہ لوگ ڈگمگاتے مرظہران مسلمانوں کے پڑاؤ میں پہنچے۔ ابوسفیان پر حضرت عباس کی نظر پڑ گئی وہ اس کے دوست تھے اس کی جان بچانے کے لئے اسے لے کر آنحضرت کی خدمت میں پہنچے لیکن خیمہ نبوی کے محافظ دستے نے دیکھ لیا حضرت عمر اسے دیکھ کر آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! کفر کے استیصال کا وقت آن پہنچا لیکن حضرت عباس نے حضور سے ابوسفیان کی جان بخشی کروا دی۔ آپ نے اس کی تمام تقصیریں معاف کر دیں مگر وہ پھر بھی اپنے کفر پر قائم رہا آخر حضرت عباس کی ترغیب پر اس نے کلمۂ توحید پڑھ لیا اور اس کا مغرور سر آستانہ نبوی پر خم ہو گیا

اس کے بعد اسلامی فوج ظفر موج کا سیلاب مکہ کی طرف بڑھا ہر قبیلہ کا دستہ الگ الگ تھا آنحضرتؐ نے ابوسفیان کو یہ نظارہ دکھانے کے لئے ایک بلند مقام پر کھڑا کر دیا۔ ابوسفیان افواج اسلامی کی ہیبت سے لرز گیا نبی کریمؐ اس سرزمین میں جہاں سے "تنہائی بے بسی کی حالت میں نکلے تھے فاتحانہ داخل ہوئے قریش میں اس فوج کے مقابلہ کی تاب نہیں تھی انہیں اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے تھے لیکن رحمۃ للعالمین نے اعلان فرما دیا کہ جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا جو حرم میں داخل ہو جائے گا اور جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے گا وہ محفوظ ہے۔ صرف چند سرپھروں نے مزاحمت کی جس کے نتیجہ میں صرف تیرہ مشرک ہلاک ہوئے۔

اس کے بعد آں حضرتؐ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور اسے بتوں سے پاک کیا۔ آپ لکڑی سے ہر بت پر ضرب لگاتے اور فرماتے جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا یعنی حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل نے سرنگوں ہونا ہی تھا۔ کعبہ کو شرک کی آلائشوں سے پاک کرنے کے بعد اس میں نماز شکرانہ ادا فرمائی۔

اس کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے توحید و رسالت پر قریش کے سامنے خطبہ فرمایا اور فرمایا

اے قریش! اب جاہلیت کا غرور اور حسب نسب کا فخر خدا تعالیٰ نے مٹا دیا تمام انسان آدم کی نسل سے ہیں اور آدم مٹی سے پیدا کیا گیا تھا۔

آج تمام فخر سارے انتقامات اور خون بہا میرے قدموں کے نیچے ہیں۔

خطبہ کے بعد آپ نے نظر اٹھا کر دیکھا تو قریش سامنے تھے۔ ان میں وہ بھی تھے جو اسلام کو مٹانے میں سب کے سردار تھے وہ بھی تھے جو حضرت اقدسؐ کے ساتھ طرح طرح کی گستاخیاں کر چکے تھے۔ وہ بھی تھے جنہوں نے کمزور و بیکس مسلمانوں کو مشق ستم بنایا تھا وہ بھی تھے جنہوں نے آنحضرت کے قتل کی سازشیں کی تھیں۔ آپ نے ان کی طرف دیکھ کر پوچھا، بتاؤ تو سہی کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنے والا ہوں وہ اگرچہ سرکش و گمراہ تھے لیکن مزاج شناس تھے۔ بول اٹھے۔ تو شریف بھائی اور شریف برادر زادہ ہے اس پر آپ نے فرمایا لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ اِذْهَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ۔ تم پر کوئی مواخذہ نہیں جاؤ تم سب آزاد ہو۔ اس طرح صرف چند اشتہاری مجرموں کے علاوہ سب کو امان دے دی۔

آپ کے اس حسن سلوک سے کفار جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے۔

غزوہ حنین

اگرچہ مکہ کی فتح کے بعد اکابر قریش کی طاقت ٹوٹ چکی تھی اور قبائل عرب نے جوق در جوق از خود اسلام قبول کرنا شروع کر دیا تھا۔ مگر بعض سرکش قبائل پر اس کا الٹا اثر پڑا۔ چنانچہ ہوازن اور ثقیف نے جو بڑے ممتاز اور جنگجو قبیلے تھے۔ جب اسلام کے غلبہ کی وجہ سے اپنا اقتدار ختم ہوتے دیکھا تو ان کے سردار مشورہ کے لئے جمع ہوئے اور انہوں نے فیصلہ کیا۔ کہ مسلمانوں سے جنگ کی جائے اور پیش قدمی کر کے ان پر حملہ کیا جائے۔ اس فیصلہ کے بعد دونوں قبائل بڑے عزم و قوت اور [illegible] کے جوش و خروش سے اٹھ کھڑے ہوئے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جب ان کی تیاریوں کی خبر ملی تو آپ نے عبداللہ بن حدرد کو تحقیقات کے لئے بھیجا اور واقعہ کی تصدیق کے بعد بارہ ہزار کی جمعیت سے شوال ۸ھ میں حنین کی طرف بڑھے یہ پہلا موقعہ تھا کہ مسلمان اتنی بڑی تعداد میں دشمن کے مقابلہ کے لئے نکلے تھے۔ چنانچہ بعض مسلمانوں کی زبان سے بے ساختہ نکل گیا۔ کہ آج ہم پر کون غالب آسکتا ہے۔ حنین میں پہنچ کر مقابلہ ہوا پہلے ہی حملہ میں مشرکین پسپا ہو گئے مگر ابھی انہیں پوری شکست نہیں ہوئی تھی کہ مسلمان جن میں بہت سے مکہ کے نومسلم بھی شامل تھے۔ مال غنیمت پر ٹوٹ پڑے۔ مشرکین نے موقع غنیمت سمجھا۔ انہوں نے تیر باری کا شروع کر دی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حدیث العہد مسلمان جو فتح مکہ کے بعد اسلام لائے تھے پریشان ہو کر فوج سے بھاگ نکلے۔ اس اچانک تیر باری سے حدیث العہد مسلمانوں کے یکدم پسپا ہونے سے باقی مسلمانوں کے بھی پاؤں اکھڑ گئے اور وہ بری طرح منتشر ہو گئے آنحضرت کے پاس صرف چند جانثار باقی رہ گئے اس نازک حالت میں حضور نے اپنی سواری کو ایڑی لگائی اور دشمنوں کی طرف بڑھے اور فرمایا۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب

میں خدا تعالیٰ کا نبی ہوں جھوٹا نہیں ہوں لیکن میری اس جرأت کو دیکھ کر دھوکہ نہ کھانا کہ شاید میں کوئی فوق البشر ہستی ہوں نہیں میں بشر ہوں اور عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔

اللہ اللہ آنحضرت کو توحید الٰہی کا کتنا پاس تھا اور شرک سے کتنی نفرت تھی اس اثنا میں حضور نے حضرت عباس کو دیکھا آپ کی آواز بہت بلند تھی۔ آنحضرت نے فرمایا عباس انصار کو آواز دو کہ خدا کا نبی تمہیں پکارتا ہے حضرت عباس نے جونہی یہ آواز دی انصار کہتے ہیں ہماری سواریاں بے قابو ہو کر بھاگ رہی تھیں ہم نے پوری قوت سے انہیں موڑنے کی کوشش کی حتیٰ کہ ان کی گردنیں مڑ کر دُموں کو چھونے لگیں۔ پھر جن کی سواریاں مڑ سکیں وہ سواریوں پر اور جن کی سواریاں نہ مڑ سکیں وہ اپنی تلوار سے اپنی سواری کی گردن کاٹ کر پیادہ ہی نبی کریمؐ کی طرف بھاگے۔ اور لبیک یا رسول اللہ لبیک کہتے ہوئے خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے۔

اور اس زور سے دشمن پر حملہ کیا کہ اسے میدان چھوڑتے ہی بنی۔ بنو مالک نے ثابت قدمی دکھائی مگر جب ان کا سردار عثمان بن عبد اللہ قتل ہو گیا تو ان میں سے بھی کچھ بھاگ نکلے اور باقی گرفتار ہو گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دفتر مینیجر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں
اور پتہ صاف اور خوشخط لکھیں۔ (مینیجر)

تاریخ سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا پہلا خطاب عام

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مسند خلافت پر رونق افروز ہوتے ہی جو ایمان افروز تقریر فرمائی اس نے مبایعین کے قلوب سکینت سے بھر دیئے آپ نے تقریر کی ابتدا ان الفاظ میں فرمائی۔

• "اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ سنو! دوستو! میرا یقین اور کامل یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ میرے پیارو! پھر میرا یقین ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں میرا یقین ہے کہ آپ کے بعد کوئی شخص نہیں آسکتا جو آپ کی دی ہوئی شریعت میں سے ایک شوشہ بھی منسوخ کر سکے میں پھر کہتا ہوں کہ شریعت اسلامی میں کوئی حصہ اب منسوخ نہیں ہو سکتا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اعمال کی اقتدا کرو وہ نبی کریم صلے اللہ علیہم کی دعاؤں اور کامل تربیت کا نمونہ تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہم کے بعد دوسرا اجماع ہوا وہ یہی خلافت حقہ راشدہ کا سلسلہ ہے۔ خوب غور سے دیکھ لو اور تاریخ اسلام میں پڑھ لو کہ جو ترقی اسلام کی خلفائے راشدین کے زمانہ میں ہوئی جب وہ خلافت محض حکومت کے رنگ میں تبدیل ہو گئی تو گھٹتی گئی۔ یہاں تک کہ اب جو اسلام اور اہل اسلام کی حالت ہے تم دیکھتے ہو تیرہ سو سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے .... حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وعدوں کے موافق بھیجا اور ان کی وفات کے بعد پھر وہی سلسلہ خلافت راشدہ کا چلا ہے حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نور الدین صاحب (ان کا درجہ اعلیٰ علیین میں ہو اللہ تعالیٰ کروڑوں کروڑ رحمتیں اور برکتیں ان پر نازل کرے جس طرح پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود کی محبت ان کے دل میں بھری ہوئی اور ان کے رگ و ریشہ میں جاری تھی جنت میں بھی اللہ تعالیٰ انہیں پاک وجودوں اور پیاروں کے قرب میں آپ کو اکٹھا کرے) اس سلسلہ کے پہلے خلیفہ تھے اور ہم سب نے اسی عقیدہ کے ساتھ ان کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ پس جب تک یہ سلسلہ چلتا رہے گا اسلام مادی اور روحانی طور پر ترقی کرتا رہے گا.....

میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ میرے دل میں ایک خوف ہے اور اپنے وجود کو بہت ہی کمزور پاتا ہوں۔ حدیث میں آیا ہے کہ اپنے غلام کو وہ کام مت بتاؤ جو وہ کر نہیں سکتا تم نے مجھے اس وقت غلام بنانا چاہا ہے تو وہ کام مجھے نہ بتانا جو میں نہ کر سکوں۔ میں جانتا ہوں کہ میں کمزور اور گنہگار ہوں میں کس طرح دعوےٰ کر سکتا ہوں کہ دنیا کی ہدایت کر سکوں گا اور حق اور راستی کو پھیلا سکوں گا۔ ہم تھوڑے ہیں اور اسلام کے دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ ہے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم اور غریب نوازی پر ہماری بے انتہا امیدیں ہیں تم نے یہ بوجھ مجھ پر رکھا ہے تو سنو اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے میری مدد کرو اور وہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ سے فضل اور توفیق چاہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور فرمانبرداری میں میری اطاعت کرو۔ میں انسان ہوں اور کمزور انسان۔ مجھ سے کمزوریاں ہوں گی تو تم چشم پوشی کرنا تم سے غلطیاں ہوں گی تو میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر سمجھ کر عہد کرتا ہوں کہ میں چشم پوشی اور درگزر کروں گا اور میرا اور تمہارا متحد کام اس سلسلہ کی ترقی اور اس سلسلہ کی غرض و غایت کو عملی رنگ میں پیدا کرنا ہے پس اب جو تم نے میرے ساتھ ایک تعلق پیدا کیا ہے اس کو وفاداری سے پورا کرو۔ تم مجھ سے اور میں تم سے چشم پوشی خدا کے فضل سے کرتا رہوں گا۔ تمہیں امر بالمعروف میں میری اطاعت اور فرمانبرداری کرنی ہوگی .... ہاں میں پھر کہتا ہوں۔ اور پھر کہتا ہوں کہ امر معروف میں میری خلاف ورزی نہ کرنا اگر اطاعت اور فرمانبرداری سے کام لو گے اور اس عہد کو مضبوط کرو گے تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہماری دستگیری کریگا اور ہماری متحدہ دعائیں کامیاب ہوں گی ..... جس کام کو مسیح موعودؑ نے جاری کیا تھا اپنے موقعہ پر وہ امانت میرے سپرد ہوئی ہے پس دعائیں کرو اور تعلقات بڑھاؤ اور قادیان آنے کی کوشش کرو اور بار بار آؤ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا اور بار بار سنا ہے کہ جو یہاں بار بار نہیں آتا اندیشہ ہے کہ اس کے ایمان میں نقص ہو۔ اسلام کا پھیلانا ہمارا پہلا کام ہے۔ مل کر کوشش کرو تا کہ اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور فضلوں کی بارش ہو۔ میں پھر تمہیں کہتا ہوں پھر کہتا ہوں اور پھر کہتا ہوں اب جو تم نے بیعت کی ہے اور میرے ساتھ ایک تعلق حضرت مسیح موعودؑ کے بعد قائم کیا ہے اس تعلق میں وفاداری کا نمونہ دکھاؤ اور مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھو میں ضرور تمہیں یاد رکھوں گا۔ ہاں یاد رکھتا بھی رہا ہوں۔ کوئی دعا میں نے آج تک ایسی نہیں کی جس میں میں نے سلسلہ کے افراد کے لئے دعا نہ کی ہو۔ مگر اب آگے سے بھی زیادہ یاد رکھوں گا مجھے کبھی پہلے بھی دعا کیلئے ایسا جوش نہیں آیا جس میں احمدی قوم کیلئے دعا نہ کی ہو پھر سنو کہ کوئی کام ایسا نہ کرو جو اللہ تعالیٰ کے عہد شکن کیا کرتے ہیں ہماری دعائیں یہی ہوں کہ ہم مسلمان جئیں اور مسلمان مریں آمین:

آپ پوسٹل لائف سے زندگی کا بیمہ مُفت کرا سکتے ہیں۔
وہ رقم جو آپ انکم ٹیکس دینے سے بچائیں گے اور جو بونس کی شکل میں آپ کو ملے گی پریمیئم کی رقم سے کہیں زیادہ ہو گی۔ آپ بیمہ کرائیں یا پھر انکم ٹیکس زیادہ دیں لیکن اگر آپ نے پوسٹل لائف سے بیمہ کرا لیا تو
۱- انکم ٹیکس میں بچت ہو گی۔
۲- بیمہ کے ذریعہ آپ کی بچت جمع ہوتی رہے گی۔
۳- پوسٹل لائف کے گرانقدر بونس اس میں اضافہ کرتے رہیں گے۔
۴- آپ کے خاندان کو ہمہ وقت تحفظ فراہم رہے گا۔
۳۰ جون سے پہلے پہلے پوسٹل لائف پالیسی خرید کر انکم ٹیکس بچائیے۔
مفت انشورنس
ٹیکس کا پیسہ بچائیے — انشورنس میں لگائیے
بونس کی شرح
تاحیات پالیسیوں پر ■ ۴۲ روپے فی ہزار
معیادی پالیسیوں پر ■ ۳۳ روپے فی ہزار
پوسٹل لائف انشورنس
جاری کردہ: سنٹرل ڈائرکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد
ADGROUP/CDNS

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دفتر مینیجر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں اور پتہ صاف اور خوشخط لکھیں۔

(مینیجر الفضل)

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۳۶۱

میں چوہدری حفیظ احمد ولد چوہدری نواب الدین صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ۲۱۹ ر.ب ملویاں والا ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۱/۲/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۱۵/ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: چوہدری حفیظ احمد چک نمبر 219 R.B ڈاکخانہ و ضلع لائل پور

گواہ شد: غلام رسول صدر حلقہ گنج مغل پورہ لاہور

گواہ شد: محمود احمد سیکرٹری مال گنج مغل پورہ لاہور

مسل نمبر ۲۰۳۶۲

میں حکیم محمد فرید الدین ولد شیخ سعدی صاحب قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن شاہ نکڈر ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۱/۲/۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- زرعی اراضی ۱/۲ ۱۳ ایکڑ اور ایک عدد پختہ و خام مکان واقعہ شاہ نکڈر منڈی ضلع سرگودھا۔ مالیتی ۴۰،۰۰۰/ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد حکیم محمد فرید الدین سکنہ شاہ نکڈر ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا۔

گواہ شد: محمد شجاعت علی ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال ربوہ

گواہ شد: مختار احمد ہاشمی۔ صدر محلہ دار الصدر۔ شرقی۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۳۶۳

میں وزیر بیگم زوجہ عبد الرحمن صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۱/۲/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

حق مہر وصول شدہ ۔ ۵۰۰/ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

الامۃ: وزیر بیگم زوجہ عبد الرحمن دار الیمن ربوہ

گواہ شد: محمد یسین دار الیمن ربوہ

گواہ شد: محمد اسماعیل اسلم صدر محلہ دار الیمن۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۳۶۴

میں حامد کریم محمود ولد فضل کریم صاحب قوم ارائیں پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۱/۲/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۰/ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: حامد کریم محمود۔ ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ

گواہ شد: محمد احمد جلیل سپرنٹنڈنٹ جامعہ احمدیہ ربوہ

گواہ شد: مبارک احمد قمر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ

مسل نمبر ۲۰۳۶۶

میں سائرہ بی بی زوجہ رائے قاسم علی صاحب مرحوم قوم کھرل پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۶۴ء ساکن جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۰/۲/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:

۱- حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰ روپے

۲- زیور طلائی ۱۰ تولے مالیتی ۱۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ: سائرہ بی بی زوجہ رائے قاسم علی جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: رائے عباس علی جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: رائے قاسم علی خاوند موصیہ جھنگڑ حاکم والا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹنڈر نوٹس

پرسینج ریٹ ٹنڈر محکمہ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے منظور شدہ ٹھیکیداران سے جس کے ناموں کی تجدید برائے سال رواں ہو چکی ہو مندرجہ ذیل کاموں کے لئے مورخہ ۷۱-۴-۱۵ کو بوقت ۱۱ بجے دن مطلوب ہیں جو اسی وقت ٹھیکیداران یا ان کے نمائندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے زرضمانت سرکاری جمع شدہ چالان یا ڈیپازٹ ایٹ کال کی صورت میں ٹنڈر کے ساتھ منسلک ہونی ضروری ہے۔ بغیر زرضمانت یا بذریعہ تار ٹنڈر قابل قبول نہ ہوں گے۔ زیر دستخطی کو حق حاصل ہے کہ وہ کوئی ایک یا تمام ٹنڈر بغیر وجہ بتائے منسوخ کر دے۔ کاموں کی تفصیل دفتر کے اوقات کار میں کسی وقت بھی دیکھی جا سکتی ہے۔ سادہ ٹنڈر فارم ہیڈ کلرک سے قیمت مقررہ پر مورخہ ۷۱-۴-۱۴ کو مل سکیں گے۔

نمبر شمار	تفصیل کام	تخمینہ کام	زرضمانت	میعاد
۱-	تعمیر پولی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ بمعہ چھ ٹیکنالوجی لائل پور (بمعہ پبلک ہیلتھ کا کام)	۷،۰۰،۰۰۰/-	۱۴،۰۰۰/-	ایک سال
۲-	تعمیر رورل ہیلتھ سنٹر چک جھمرہ ضلع لائلپور (بمعہ پبلک ہیلتھ کا کام)	۷،۰۰،۰۰۰/-	۱۴،۰۰۰/-	ایک سال

سعید احمد ایگزیکٹو انجینئر

پراونشل بلڈنگ ڈویژن، لائلپور

IPL. 581

دوائی فضل الٰہی نرینہ اولاد، نوے فی صد لڑکا پیدا ہوتا ہے مکمل کورس ۹ گولی قیمت ۲۰ روپے تیار کردہ: دواخانہ خدمت خلق ربوہ رجسٹرڈ

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس پندرہ روپے
نور نظر اولاد نرینہ کے لئے — کورس پچیس روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

ہر قسم کا سامان سائنس
واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت ہے
شیزان ریسٹورنٹ کراچی میں انگریزی کچن میں ٹریننگ کے لئے ایسے نوجوان لڑکوں کی ضرورت ہے جو انگریزی کھانا پکانا سیکھنے میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ صرف وہ حضرات جن کی عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو اور کم از کم انٹرمیڈیٹ تک تعلیم حاصل کر چکے ہوں مندرجہ ذیل پتہ پر درخواستیں مع فوٹو کے روانہ کریں۔ منتخب شدہ حضرات کو ٹریننگ کے دوران جیب خرچ الاؤنس دیا جائے گا۔ اور ٹریننگ مکمل ہونے پر باقاعدہ ملازمت میں رکھا جائے گا جو کم از کم پانچ سال کے لئے ضروری ہوگی۔
شیزان لمیٹڈ ۹ ویسٹ وہارف کراچی ۲ پوسٹ بکس ۴۷۶۶

ضرورت ہے
اچھی شخصیت کے حامل، ذہین، محنتی، مستقل مزاج میٹرکولیٹ، نوجوان سیلز مینوں کی ضرورت ہے۔ معقول معاوضہ تیز رفتار ترقی اور شاندار مستقبل کے خواہاں نوجوان اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواستیں امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ ارسال کریں۔ تجربہ کار کو ترجیح دی جائے گی۔
کیور یونیورسل ٹیلیں بکمپنی رجسٹرڈ ۳ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور
مینجر: ڈاکٹر راجہ نو یونیورسل اینڈ کمپنی گول بازار۔ ربوہ

اسلام کی عظمت رفتہ کی بحالی کا آئینہ دار
ماہنامہ
تحریک جدید
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں سالانہ چندہ صرف -/۲ روپے (مینجر)

حب اٹھرا رجسٹرڈ
مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولہ بائیس۲۲ روپے
فی تولہ دو ۲ روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ
فون نمبر ۴۸۴۴ گوجرانوالہ
بالمقابل ایوان محمود۔ ربوہ

مرغی خانہ
چوزے اور چوزے گر مشینیں
۲۰۰ انڈے سے ۳۰۰۰ انڈے کی کم سے خریدیں
ریٹ یک روزہ چوزے مکس -/۱۵۰ روپے سینکڑہ
یک روزہ پٹھیاں ۹۰٪ -/۳۰۰ روپے سینکڑہ
دو صد انڈے والی مشین تیل کی -/۳۰۰ بجلی کی -/۳۰۰
بجلی اور تیل دونوں سے چلنے والی -/۴۰۰
مینجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

گندم کی فصل کاٹنے کیلئے فوری دستیاب ہے
• [illegible]
• زیادہ سے زیادہ پیداوار [illegible]
• [illegible]
• دس فٹ چوڑا کاٹنے والا پلیٹ
• [illegible] پلیٹ فارم [illegible] خودکار نظام۔
• [illegible] جس کی مختلف رفتاروں کو آپریٹر کی سیٹ سے کنٹرول کرنے کیلئے ہائیڈرالک نظام ہے۔
• چلانے میں آسانی۔ تمام کنٹرول آپریٹر [illegible] کے ٹینک میں گنجائش [illegible]
• ہائیڈرالک سے چلنے والی [illegible] فصلوں [illegible]

انٹرنیشنل ہارویسٹر
۵۱-۸ کمبائن
(مکمل طور پر خودکار)

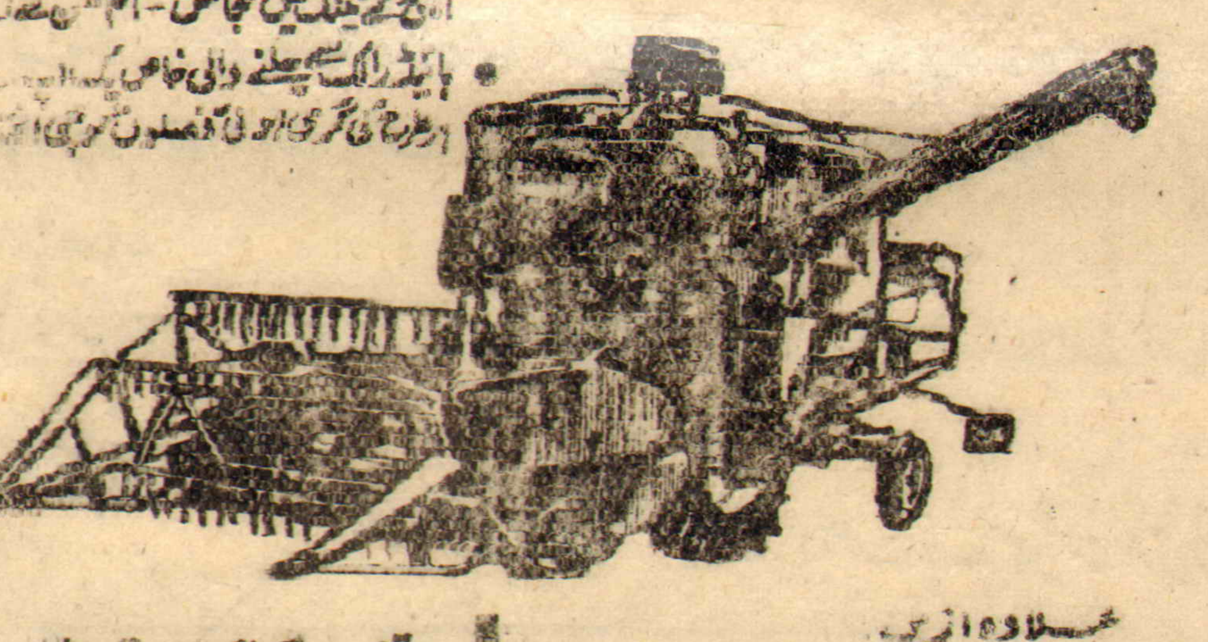

علاوہ ازیں
[illegible] مکمل طور پر خودکار انٹرنیشنل ہارویسٹر [illegible] کمبائن بھی فوری دستیاب ہے۔
[illegible]

مزید تفصیلات کیلئے ہمارے قریبی ڈیلر سے رجوع کریں
شاہنواز لمیٹڈ
[illegible] ویسٹ وارف کراچی۔ فون [illegible]
مغربی پاکستان کے ہر بڑے شہر میں [illegible] موجود ہیں۔

دنیا بھر میں بہترین
رشید چولہے

جو
بلحاظ خوبصورتی
پائیداری
تیل کی
بچت
اور
افراط حرارت بے مثال ہیں
اپنے شہر کے ڈیلر سے مقررہ نرخ پر طلب کریں۔
تیار کنندگان: **رشید اینڈ برادرس سیالکوٹ**

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقے سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں دانتوں کو پانی ٹھنڈا لگتا ہو یا درد ہوتے کا فوری علاج کیا جاتا ہے **چائنہ ڈینٹل سروس** بالمقابل بالا بانی والا تالاب نزد رنگ محل **لاہور**

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

یکم شہادت تا ۶؍ شہادت ۱۳۵۰ہش

(۱) گزشتہ ہفتہ کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ الحمد للہ
احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے بہت سوز اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

---

(۲) ۲؍ ماہ شہادت کو مسجد مبارک ربوہ میں حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے نماز سے قبل باطنی پاکیزگی کے ساتھ ظاہری صفائی اور نظافت کے خصوصی اہتمام کی اہمیت پر خطبہ دیا۔ آپ نے قرآن مجید کی آیات اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی رُو سے اِس امر کو تفصیل سے واضح فرمایا کہ ظاہری صفائی اور نظافت کا باطنی پاکیزگی کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ ظاہری صفائی سے متعلق آپ نے اسلامی احکام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر تفصیل سے روشنی ڈال کر احباب کو جسم کو صاف رکھنے، صاف ستھرے کپڑے پہننے نیز اپنے گھروں، گلیوں اور علاقہ کی صفائی ستھرائی کا خصوصی انتظام کرنے کی پُرزور تلقین فرمائی۔

---

(۳) گزشتہ ہفتہ نائیجیریا مشن کی طرف سے ایک تفصیلی رپورٹ موصول ہوئی ہے جس میں نائیجیریا کے قصبہ اموسان میں احمدیہ وفد کی تشریف آوری اس کے والہانہ استقبال اور ایک تاریخی تقریب کے انعقاد کا حال درج تھا رپورٹ کا مختصر خلاصہ درج ذیل ہے:-

"۱۷؍ جنوری ۱۹۷۱ء کا دن نائیجیریا مشن کی تاریخ میں نہایت درجہ اہمیت کا حامل تھا جب کہ مختلف احمدیہ جماعتوں کے ۲۰ نمائندگان مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری امیر نائیجیریا کی قیادت میں IMOSAN (یہ قصبہ JEBO ODE کے نزدیک ہے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تاریخی دورۂ مغربی افریقہ میں ایک شاندار مسجد کا افتتاح فرمایا تھا) پہنچے۔ جہاں قصبہ کے سارے مرد و زن یہاں تک کہ بچے بھی استقبال کے لئے موجود تھے۔ وفد نے مقامی احباب کی درخواست پر وہ زمین دیکھی جو قصبہ والے احمدیہ مسلم مشن کو سیکنڈری سکول اور کلینک قائم کرنے کے لئے پیش کرنے والے تھے۔

اس کے بعد تاریخی اجلاس ہوا۔ جس میں حاضرین کی تعداد پانچ چھ سو تھی اس اجلاس کی صدارت شہر کے چیف امام کے بھائی نے کی (جو حال ہی میں بیعت کرکے امام مہدی کے لشکر میں شامل ہو چکے ہیں) زمین کے کاغذات محترم امیر صاحب کے سپرد کرنے سے پیشتر قصبہ کی ترقیاتی کونسل کے جنرل سیکرٹری MR WILLIAM OLU OSISANLU نے احمدیہ وفد کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پڑھا جو مطبوعہ تھا اور اس پر کونسل کے (۱) سرپرست (۲) جنرل پریذیڈنٹ (۳) جنرل سیکرٹری (۴) اور چیئرمین کے دستخط ثبت تھے۔ اس سپاسنامے کے جواب میں محترم امیر صاحب نے ایک گھنٹہ تقریر فرمائی جس سے حاضرین بے حد محظوظ ہوئے۔ اس تقریب کے فوٹو وہاں کے مقامی اخبارات میں شائع ہوکر دوسروں کے لئے ترغیب کا باعث بن رہے ہیں
اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

---

(۴) انٹر بورڈ سرگودھا کے انگریزی تقاریر کے مقابلوں میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے ایک طالب علم عزیز محمد سرور شاہ تمام سکولوں کے مقابلہ میں جن میں سے کئی ایک سکولوں میں ذریعہ تعلیم انگریزی ہے دوم رہے اور اس طرح -/۷۵ روپے کا انعام حاصل کیا۔ الحمد للہ۔

---

(۵) اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی باسکٹ بال ٹیمیں یعنی بورڈ باسکٹ بال ٹیم۔ اور یونیورسٹی باسکٹ بال ٹیم ہر دو ٹیمیں ملک گیر شہرت کی حامل ہیں۔ امسال کالج کی بورڈ باسکٹ بال ٹیم نے زونل چیمپین شپ تو پہلے ہی جیت لی تھی گزشتہ ہفتہ اس نے انٹر زونل چیمپین شپ کے مقابلوں میں بھی نمایاں کامیابی حاصل کرکے بورڈ باسکٹ بال چیمپین شپ کا خصوصی اعزاز بھی حاصل کر دکھایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ انٹر زونل چیمپین شپ کے مقابلے ۲۹ اور ۳۰؍ کو پی اے ایف سرگودھا کی گراؤنڈ میں کھیلے گئے تھے۔ ہمارے کالج کی ٹیم سیمی فائنل مقابلے میں گارڈن کالج راولپنڈی کو ۴۳ کے مقابلہ میں ۴۷ پوائنٹس سے ہرا کر فائنل میں پہنچی تھی۔ فائنل مقابلہ میں میونسپل کالج لائل پور کی ٹیم مدمقابل تھی۔ ہمارے کالج کی ٹیم نے یہ فائنل میچ ۵۰ کے مقابلہ میں ۵۹ پوائنٹس سے جیت کر بورڈ چیمپین شپ کا اعزاز ابھی تک کوئی کالج ہمارے کالج سے نہیں چھین سکا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خالص اور دلی محبوں کا گروہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخلصین جماعت کے متعلق بشارت دیتے ہوئے فرمایا ہے:-

"میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا۔ اور اس میں کثرت بخشوں گا۔۔۔ وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔" (تذکرہ ص ۱۴۶)

ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی آنکھوں سے یہ دیکھ رہے ہیں کہ یہ فدائی جماعت قلیل تعداد میں ہونے اور محدود وسائل کے باوجود خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کرکے اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں کو تلاش کرتی ہوئی ان پر گامزن رہنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے انہیں بے حد ترقیات سے نوازتا چلا جا رہا ہے۔ اس راہ میں وہ اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی ضروریات کو نظر انداز کرکے سلسلے کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں اور زیادہ برکت دے اور انہیں اس راہ میں اور زیادہ قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے اور ان قربانیوں کو قبولیت کا شرف عطا فرماتے ہوئے انہیں روحانی اور دنیاوی بے انتہا ترقیات سے نوازتا اور بے حد برکتوں سے مالا مال کرتا چلا جائے۔ آمین۔

مگر ہمیں یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اسی الہام میں یہ بھی فرماتا ہے کہ
"وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے"
جس قدر زیادہ قربانی پیش کرکے ہم اپنی فدائیت اور اخلاص کا مظاہرہ کریں گے۔ انشاء اللہ اسی قدر زیادہ فضلوں کے وارث قرار پائیں گے۔

(ناظر بیت المال آمد)

اعلانِ نکاح

۲۵؍ مارچ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے میرے لڑکے عزیزم چوہدری خضر حیات کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ المبارک بنت مکرم ملک مختار احمد صاحب بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر پڑھا۔
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(لفٹیننٹ عزیز اللہ نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ساہیوال)

بل ماہ مارچ ۱۹۷۱ء

جملہ ایجنٹ صاحبان میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ ان بلوں کی ادائیگی ۱۰ اپریل تک ضروری ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۰